خلافت لائبریری ربوہ

جمعہ 25- جون 1999ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل ربوہ

213029

CPL 61

ایڈیٹر- عبدالسمیع خان

جمعہ 25- جون 1999ء - 10 ربیع الاول 1420 ہجری - 25- احسان 1378 ھش جلد 49-84 نمبر 141

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا مقصود نہ ہو

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مجلس سے اٹھتے تو یہ دعا کرتے-

اے اللہ ہمیں اپنے دین کے بارہ میں کسی ابتلا میں نہ ڈالنا اور دنیا کو ہمارا سب سے بڑا غم نہ بنانا اور ہمارے علم کی پہنچ صرف دنیا تک محدود نہ ہو- اور ایسے شخص کو ہم پر مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرے-

(جامع ترمذی کتاب الدعوات)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ترک دنیا کے یہ معنے نہیں ہیں کہ انسان سب کام کاج چھوڑ کر گوشہ نشینی اختیار کر لے- ہم اس بات سے منع نہیں کرتے کہ ملازم اپنی ملازمت کرے اور تاجر اپنی تجارت میں مصروف رہے اور زمیندار اپنی کاشت کا انتظام کرے، لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ انسان کو ایسا ہونا چاہئے کہ ع

دست درکار و دل بایار

انسان خداتعالیٰ کی رضامندی پر چلے- کسی معاملہ میں شریعت کے برخلاف کوئی کام نہ کرے- جب خداتعالیٰ مقدم ہو تو اسی میں انسان کی نجات ہے- دنیا داروں میں مداہنہ کی عادت بہت بڑھ گئی ہے- جس مذہب والے سے ملے اسی کی تعریف کر دی- خداتعالیٰ اس سے راضی نہیں- صحابہؓ میں بعض بڑے دولت مند تھے اور دنیا کے تمام کاروبار کرتے تھے اور اسلام میں بہت سے بادشاہ گذرے ہیں جو درویش سیرت تھے- تخت شاہی پر بیٹھے ہوئے ہوتے تھے لیکن دل ہر وقت خداتعالیٰ کے ساتھ ہوتا- مگر آج کل تو لوگوں کا یہ حال ہے کہ جب دنیا کی طرف جھکتے ہیں تو ایسے دنیا کے ہو جاتے ہیں کہ دین پر ہنسی کرتے ہیں- نماز پر اعتراض کرتے ہیں اور وضو پر ہنسی اڑاتے ہیں- یہ لوگ ساری عمر تو دنیوی علوم کے پڑھنے میں گذار دیتے ہیں اور پھر دین کے معاملات میں رائے زنی کرنے لگتے ہیں- حالانکہ انسان کسی مضمون میں عمیق اسرار تب ہی نکال سکتا ہے جب اس کو اس امر کی طرف زیادہ توجہ ہو- ان لوگوں کو دین کے متعلق مصالح، معارف اور حقائق سے بالکل بے خبری ہے- دنیا کی زہریلی ہوا کا ان لوگوں کے دلوں پر زہرناک اثر ہے-

دنیا کا انجام تو ظاہر ہے اور اس کا نتیجہ ہر روز ہمارے سامنے اپنی مثالیں پیش کرتا رہتا ہے- ہم دیکھتے ہیں کہ آج ایک شخص زندہ ہے اور کل فوت ہو جاتا ہے- طاعون کی موت کو دیکھو کتنی جلدی آ جاتی ہے- "آناً فاناً" سینکڑوں مرجاتے ہیں- گورنمنٹ نے بھی ٹکریں ماریں اور تدبیریں کیں مگر آج تک کچھ بن نہیں سکا- خداتعالیٰ کا کون مقابلہ کر سکتا ہے- دنیا کبھی وفا نہیں کر سکتی- انسان ضرور مرجائے گا اور گھر تو قبر میں ہے- پس دنیا کے ساتھ دل لگانے سے کیا فائدہ حاصل ہو سکتا ہے؟ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 80-81)

دنیا روزے چند ہے- اگر یہ خیال دل میں پختہ ہو جائے تو تمام جھوٹی خوشیاں پامال ہو جاتی اور انسان خداتعالیٰ کی طرف اپنا دل لگاتا ہے- (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 39)

نماز جنازہ

○ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2- جون 1999ء کو قبل از نماز ظہر بیت فضل لندن کے احاطہ میں مکرم مولوی عبدالکریم صاحب' لندن کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی- آپ حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب حلالپوری کے بیٹے اور مکرم مولانا محمد احمد صاحب جلیل سابق مفتی سلسلہ کے چھوٹے بھائی تھے- آپ نے 85 سال کی عمر پائی-

آپ نے ابتدائی تعلیم جامعہ احمدیہ قادیان میں حاصل کی اور مولوی فاضل کا امتحان پنجاب یونیورسٹی سے پاس کیا- ملازمت سے فراغت کے بعد چند سال سیرالیون (مغربی افریقہ) میں بطور مربی سلسلہ خدمات سرانجام دیں- 1955ء سے لندن میں مقیم تھے یہاں پر خدام الاحمدیہ' انصاراللہ اور جماعت کے مختلف عہدوں پر فائز رہے- اللہ کے فضل سے نہایت مخلص' فدائی احمدی تھے- خلافت سے دلی عقیدت اور محبت رکھتے تھے- قرآن مجید کا پہلا پارہ اور نماز کا Split Word ترجمہ شائع کیا جو بہت مقبول ہوا- مرحوم موصی تھے مقبرہ موصیان احمدیہ قبرستان بروک وڈ ووکنگ میں تدفین ہوئی- مرحوم نے اپنے پیچھے اہلیہ اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں-

○ مکرمہ سارہ نسیم صاحبہ اہلیہ کرنل محمد صادق ملک صاحب راولپنڈی-

قادیان میں ایک چینی صاحب ہوا کرتے تھے محترمہ سارہ صاحبہ ان کی صاحبزادی تھیں جن کے ساتھ کرنل صاحب کی شادی ہوئی- فدائیت اور سلسلہ سے وابستگی اور خدمت میں بہت نمایاں تھیں- کراچی کی لجنہ کے عہدوں پر بھی فائز رہیں- غیر معمولی بات یہ تھی کہ اپنی بیماری کو کبھی خدمت دین کی راہ میں حائل نہیں ہونے دیا- حضور فرماتے ہیں کہ میں انہیں ہمیشہ آپا سارہ کے نام سے یاد رکھتا تھا- کرنل محمد صادق صاحب کے متعلق یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ انہوں نے وفا اور خدمت کا حق خوب نبھایا- اللہ تعالیٰ مرحومہ کو غریق رحمت فرمائے اور ملک صاحب کو بھی جب بھی خدا کا بلاوا آئے قرب الٰہی میں اپنی بیگم جیسا رتبہ عطا فرمائے اور دونوں ابدالاباد تک اکٹھے رہیں-

(الفضل انٹرنیشنل 18- جون 99ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر - عبدالسمیع خان

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

آہنی عزم و ارادہ کا دھنی تھا کتنا

محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب کی تصویر دیکھ کر ان کے والد گرامی محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب نے بعض جذبات کا اظہار کیا جن کو محترم چوہدری محمد علی صاحب نے آخری شکل دی ہے - ایڈیٹر

ڈھل گئی رات کوئی بات کرو
تجھ سے ملنے کے لئے آیا ہوں
کاسۂ جاں کو لئے
اشک بکف
دست بہ دل
چند لمحے جو ہیں تنہائی کے
ان کو غنیمت جانو
دن چڑھے
جوق در جوق چلے آئیں گے
سوگواروں کے ہجوم
بچے اور بوڑھے
غریب اور امیر
چاہنے والے تیرے
تیری الفت کے اسیر
بانٹنے آئیں گے میرے غم کو
پونچھنا چاہیں گے چشم نم کو
دینے آئیں گے محبت کا صلہ
کرنے آئیں گے گلہ
کہ تجھے جانے کی
اتنی بھی جلدی کیا تھی
اور ان سب کے احسان تلے
اور بھی جھک جائیں گے
ناتواں کاندھے مرے
ایسے محسوس کروں گا جیسے
میں ہی زخمی نہیں
زخمی سب ہیں
اور پھر کس کو نہیں ہے معلوم
نرم گفتار تھا تو
صاحب کردار بھی تھا
آہنی عزم و ارادہ کا دھنی تھا کتنا
مسکراتا ہوا - ہنستا ہوا

واپس آیا
اتنی فتوحات کے بعد
وقف کا عہد نبھانے کے لئے
خدمتِ دین کی - درویشی کی خلعت پہنی
بصد عجز و نیاز
بخدا بیٹے ہی نہیں ہو میرے
میرے محبوب بھی ہو
نہیں - میرے ہی محبوب نہیں
میرے محبوب کے محبوب بھی ہو
زہے قسمت تیری
زہے قسمت میری
یہ سعادت تو نصیبوں سے ملا کرتی ہے
لیکن اے جانِ پدر
یہ حقیقت ہے اگر
یہ بھی تو ایک حقیقت ہے
کہ یہ تنہائی کے لمحات
بہت لمبے ہیں -
کٹھن بھی ہیں بہت
کیسے گذریں گے مجھے معلوم نہیں -
للہ الحمد کے مالک کی رضا کے آگے
سرِ تسلیم ہے خم -
وہ اگر خوش ہے
تو میں بھی خوش ہوں
اور یہ مرحلہ محرومی کا
کسی نہ کسی طرح
آخر کار گذر جائے گا
لیکن اے جانِ پدر
اک کٹھن مرحلہ اور بھی ہے
یعنی وہ مادرِ مشفق تیری
صبر و تسلیم کی چادر اوڑھے
یاد سینے سے لگائے - خاموش

دم بخود - مہر بلب بیٹھی ہے
اور پھر -
وہ عفیفہ - میری بیٹی - میری عزت
تیری جیون ساتھی
لٹ گیا جس کا سہاگ
اور وہ ننھے فرشتے چاروں
ہو بہو باپ کی اپنے تصویر
ان کھلے غنچے
مرے باغ کے پھول
جگر کے ٹکڑے
مرے نورِ نظر
سطوت اور کرشن
مفلح اور نور الدین
ان کو کچھ علم نہیں
حشر برپا ہوا
کیسی قیامت ٹوٹی
ان کو سمجھاؤں تو کیسے سمجھاؤں

نہ مرے پاس کوئی لفظ نہ کوئی لہجہ
ان کو کیا علم کہ یہ
ایک دو پل کی نہیں بات
کہ یہ بات زمانے کی ہے
لوٹ کر نہ آنے کی ہے
اس لئے جانِ پدر
میری تنہائی غنیمت جانو
ڈھل گئی رات
کوئی بات کرو
کوئی لفظ کوئی لہجہ ہی سوغات کرو
پھر کسی یاد کی برسات کرو
کشتِ ویراں ہے مری
میرا سینہ ہے اجاڑ
اور یہ فرقت کا پہاڑ
خشک - بے آب و گیاہ
مسکرا کر انہیں جل تھل کر دو
فرطِ لذت سے مجھے پاگل کر دو

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

پیر 28 - جون 1999ء

12-45 a.m. البانین پروگرام -
1-25 a.m. درس القرآن - 99-1-7 از بیت الفضل لندن -
2-50 a.m. حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات - 95-12-10
4-05 a.m. تلاوت - درس ملفوظات - خبریں -
4-50 a.m. چلڈرنز کارنر - حضرت صاحب کے ساتھ -
5-20 a.m. لقاء مع العرب -
6-20 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن امریکہ - تقریر یوم مسیح موعود -
7-05 a.m. اردو کلاس - حضرت صاحب کے ساتھ -
8-10 a.m. چینی زبان سیکھئے -
8-40 a.m. حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات - 95-12-10
10-05 a.m. تلاوت - درس ملفوظات - خبریں -
10-45 a.m. چلڈرنز کارنر - حضرت صاحب کے ساتھ -
11-20 a.m. درس القرآن - 99-1-7
12-45 p.m. لقاء مع العرب -
1-50 p.m. اردو کلاس - 99-6-26
3-00 p.m. انڈونیشین سروس -
4-05 p.m. تلاوت - خبریں -
4-30 p.m. نارویجین زبان سیکھئے -
5-50 p.m. احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس - بیڈ منٹن سیمی فائنل -
6-50 p.m. ہومیو پیتھی کلاس -
7-50 p.m. چلڈرنز کارنر - تعلیم اور تفریح -
8-55 p.m. جرمن سروس -
10-05 p.m. تلاوت - درس ملفوظات -
10-30 p.m. اردو کلاس -
11-50 p.m. لقاء مع العرب -

منگل 29 - جون 1999ء

12-10 a.m. ترکی پروگرام -
1-40 a.m. تعلیم دین حق - روحانی خزائن -
2-10 a.m. ہومیو پیتھی کلاس -
3-15 a.m. نارویجین زبان سیکھئے -
4-05 a.m. تلاوت - درس الحدیث - خبریں -
4-50 a.m. چلڈرنز کارنر - حضرت صاحب کے ساتھ -
5-20 a.m. لقاء مع العرب -
6-25 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس -

باقی صفحہ 7 پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسوۂ حسنہ

عبدالسمیع خان

ہاتھ سے کام کرنے میں رسول کریم ﷺ کا پاک نمونہ

آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے کائنات میں بلند ترین مقام عطا فرمایا تھا۔ اور آپؐ کو ایسے خدام بھی بخشے تھے جو آپ کی خدمت پر ہمیشہ کمربستہ تھے اور آپ کے پسینہ کی جگہ خون بہانے کو تیار تھے مگر اس کے باوجود آپ اپنے لئے عام دنیاوی معاملات میں کوئی امتیازی حیثیت اختیار کرنا پسند نہ فرماتے اور اپنے کام اپنے ہاتھ سے کرنا پسند کرتے تھے۔ اور اس میں کوئی عار نہ سمجھتے تھے۔

اپنے خادموں کا بوجھ ہلکا کرتے اور انہیں آرام پہنچانے کی اتنی کوشش فرماتے کہ وہ آپ پر جان فدا کرنے کے لئے مستعد رہتے تھے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ آپ نے عمل کو وقار بخشا اور ہاتھ سے کام کرنے میں عزت کی نوید سنائی۔

گھر میں کام

حضور اکرم ﷺ گھر کے جو کام کرتے تھے ان کا نقشہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس طرح کھینچا ہے کہ حضور اپنی جوتی خود مرمت کر لیتے تھے اور اپنا کپڑا سی لیا کرتے تھے۔ (مسند احمد جلد 6 ص 121، 167)

دوسری روایات میں ہے کہ آپ اپنے کپڑے صاف کر لیتے، ان کو پیوند لگاتے بکری کا دودھ دوہتے، اونٹ باندھتے، ان کے آگے چارہ ڈالتے، آٹا گوندھتے اور بازار سے سودا سلف لے آتے۔ (شفا عیاض باب تواضعہ

مزید بیان کیا گیا ہے کہ ڈول مرمت کر لیتے خادم اگر آٹا پیستے ہوئے تھک جاتا تو اس کی مدد کرتے اور بازار سے گھر کا سامان اٹھا کر لانے میں شرم محسوس نہ کرتے تھے۔

(شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ جلد 4 ص 264 اسد الغابہ)

یہ حضور کی عمومی معاشرتی زندگی کا نقشہ ہے جس کی تائید میں صحابہؓ نے متفرق واقعات بیان کئے ہیں۔ چند ایک نمونہ کے طور پر پیش ہیں۔

بے تکلفانہ زندگی کے نظارے

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ بازار گیا آپ نے شلوار کے لئے کپڑا خریدا۔ اور رقم کچھ زیادہ ادا فرمائی اس کے بعد آپ نے کپڑا خود اٹھا لیا۔ میں اسے اٹھانے کے لئے آگے بڑھا تو آپ نے فرمایا مالک اپنی چیز اٹھانے کا زیادہ حقدار ہے۔

(شفا عیاض باب تواضعہ

حضرت عامر بن ربیعہ بن کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ میں طواف کعبہ کے وقت حضور ﷺ کے ساتھ تھا کہ حضور کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ گیا میں نے کہا یا رسول اللہ یہ مجھے دیجئے میں اس کی مرمت کر دوں مگر حضور نے انکار کر دیا۔ اور فرمایا ایسی کیفیت مجھے پسند نہیں۔

(شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ جلد 4 ص 265 دار المعرفۃ بیروت)

ایک روایت میں ہے کہ حضور ﷺ خود کوئی کام کرنے لگے صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اس خدمت کے لئے حاضر ہیں حضور نے فرمایا مجھے علم ہے کہ تم یہ کام کر سکتے ہو مگر میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میں تم پر کوئی امتیازی حیثیت اختیار کروں۔

(شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ جلد 4 ص 266 دار المعرفۃ بیروت)

حضرت حبہؓ اور سواءؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو ہم نے دیکھا کہ حضورؐ اپنے دست مبارک سے مکان کی مرمت کر رہے ہیں ہم بھی حضورؐ کے ساتھ شریک ہو گئے۔ جب کام ختم ہو گیا تو حضور نے ہمارے لئے دعا کی۔

(مسند احمد جلد 3 ص 469)

سفر ہجرت کے دوران حضور اپنے رفقاء کے ساتھ ام معبد کے خیمہ میں پہنچے تو اس کی لاغر بکری ایک کونہ میں کھڑی تھی۔ حضور نے اسے دوہنے کی اجازت طلب کی تو حضور کی دعا اور برکت سے اس کے تھن دودھ سے بھر گئے اور سب آدمی سیر ہو گئے بلکہ باقی بھی بچ گیا۔

(دلائل النبوۃ بیہقی۔ حدیث ام معبد۔ جلد 1 ص 278)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں عبداللہ بن ابی طلحہؓ کو حضور ﷺ کے پاس لے گیا۔ اس وقت حضور اپنے اونٹ پر تیل مل رہے تھے۔

(صحیح مسلم کتاب الادب باب استحباب تحنیک المولود)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضور ﷺ صدقہ کے اونٹوں یا بکریوں کو داغ لگا رہے تھے۔

(صحیح مسلم کتاب اللباس باب جواز وسم الحیوان)

اجتماعی کاموں میں شرکت

اسی منکسرانہ اور متواضع زندگی کا دوسرا پہلو اجتماعی کاموں میں شرکت ہے۔ آنحضرت ﷺ نے قومی محنت کے امور میں براہ راست شریک ہو کر قومی خدمت کو ایک نیا شرف اور نئی عظمت عطا فرمائی۔

تعمیر کعبہ

حضور ﷺ کے بچپن میں کعبہ کی تعمیر ہو رہی تھی اس میں حضور نے بھی بڑوں کے شانہ بشانہ حصہ لیا اور پتھر اٹھا کر لاتے رہے۔

(بخاری کتاب بنیان الکعبۃ)

قریش نے آپ کی جوانی کے زمانہ میں جب کعبہ کو گرا کر از سر نو تعمیر کیا۔ آپ نے بھی اس میں بھی حصہ لیا۔ اور حجر اسود کی تنصیب کے وقت قریش کے جھگڑے کو حکم بن کر عمدگی سے حل فرمایا۔

(سیرت ابن ہشام جلد 1 ص 209 مطبع حجازی قاہرۃ 1937ء حدیث بنیان الکعبۃ)

تعمیر مسجد قبا

مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر ایک بستی تھی جس کا نام قبا تھا۔ رسول کریم ﷺ کی ہجرت سے قبل کئی مہاجرین مکہ سے آکر اس بستی میں ٹھہر گئے تھے۔ حضور ﷺ نے جب خود ہجرت فرمائی تو مدینہ جانے سے قبل اس بستی میں قیام فرمایا۔

یہاں آپ نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ ایک مسجد کی بنیاد ڈالی جسے مسجد قبا کہتے ہیں۔

مسجد کی تعمیر میں آپ نے خود صحابہ کے ساتھ مزدوروں کی طرح حصہ لیا۔ روایت ہے کہ حضور ﷺ نے صحابہ سے فرمایا قریب کی پتھریلی زمین سے پتھر جمع کر کے لاؤ پتھر جمع ہو گئے تو حضور نے خود قبلہ رخ ایک خط کھینچا۔ اور خود اس پر پہلا پتھر رکھا۔ پھر بعض بزرگ صحابہ سے فرمایا اس کے ساتھ ایک ایک پتھر رکھو۔ پھر عام اعلان فرمایا کہ ہر شخص ایک ایک پتھر رکھے۔

صحابہ بیان کرتے ہیں کہ حضور خود بھاری پتھر اٹھا کر لاتے یہاں تک کہ جسم مبارک جھک جاتا۔ پیٹ پر مٹی نظر آتی صحابہ عرض کرتے۔

ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ یہ پتھر چھوڑ دیں ہم اٹھا لیں گے مگر آپ فرماتے نہیں تم ایسا ہی اور پتھر اٹھا لاؤ۔

(المعجم الکبیر للطبرانی جلد 24 ص 318 مکتبۃ ابن تیمیۃ قاہرۃ)

حضرت عبداللہ بن رواحہؓ اس موقع پر جوش دلانے والے شعر پڑھتے تھے اور آنحضرت ﷺ قافیہ کے ساتھ بلند آواز سے آواز ملاتے تھے۔

(وفاء الوفاء جلد اول ص 179 تا 181 نور الدین سمہودی۔ مطبع آداب مصر 1326ھ)

تعمیر مسجد نبوی

مدینہ پہنچنے کے بعد بھی حضور نے سب سے پہلے ایک مسجد کی تعمیر کی طرف توجہ فرمائی۔ خاندان بنو نجار کے دو یتیم بچوں سے زمین خریدی گئی اور شہنشاہ عالم اپنے قدوسیوں کے ساتھ پھر مزدوروں کے لباس میں آگیا۔ حضور ﷺ صحابہ کے ساتھ پتھر اٹھا اٹھا کر لاتے۔ اور صحابہ کو دعا دیتے ہوئے یہ اشعار پڑھتے۔

هذا الحمال لا حمال خيبر
هذا ابر ربنا واطهر
اللهم ان الاجر اجر الاخرة
فاغفر الانصار و المهاجرة

یعنی یہ بوجھ خیبر کے تجارتی مال کا بوجھ نہیں جو جانوروں پر لد کر آیا کرتا ہے بلکہ اے ہمارے مولیٰ یہ بوجھ تقویٰ اور طہارت کا بوجھ ہے جو ہم تیری رضا کے لئے اٹھاتے ہیں۔ اے، ہمارے اللہ اصل اجر تو صرف آخرت کا اجر ہے۔ پس تو اپنے فضل سے انصار و مہاجرین پر اپنی رحمت نازل فرما۔

کھجور کے 300 پودے

حضرت سلمان فارسیؓ نے جب اسلام قبول کیا اس وقت وہ مدینہ کے ایک یہودی کے غلام تھے۔ اور اس نے حضرت سلیمان فارسی کی آزادی کی یہ قیمت مقرر کی کہ وہ کھجور کے تین سو درخت لگائیں۔ نلائی گوڈی کر کے پانی دے کر انہیں تیار کریں اور مالک کے حوالے کر دیں نیز چالیس اوقیہ (ایک پیمانہ) چاندی اس کو ادا کریں۔

حضرت سلمانؓ نے جب حضور ﷺ کو یہ اطلاع دی تو حضور نے صحابہ سے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کرو۔ چنانچہ صحابہ اپنی اپنی حیثیت کے مطابق کھجور کے پودے لے آئے۔ کوئی تیس کوئی بیس کوئی دس۔ یہاں تک کہ تین سو پودے جمع ہو گئے۔

پھر حضور نے ان کے لئے گڑھے کھودنے کا حکم دیا چنانچہ صحابہ نے اپنے بھائی کی پوری پوری مدد کی اور تمام گڑھے اجتماعی وقار عمل سے کھود لئے گئے۔

جب حضور کو اطلاع کی گئی تو حضور نے تمام پودے اپنے ہاتھوں سے گڑھوں میں لگائے۔ صحابہ کہتے ہیں کہ ہم ایک ایک پودے کو حضور کے قریب لاتے اور آپ اسے اپنے دست مبارک سے گڑھے میں رکھ دیتے۔ حضرت سلمانؓ کہتے ہیں خدا کی قسم ان پودوں میں سے ایک بھی نہیں مرا اور سارے کے سارے پھولنے پھلنے لگے۔

اس طرح اس یہودی کی شرط پوری ہو گئی۔ اسی طرح حضور کو کسی نے سونا پیش کیا جو حضور نے حضرت سلمان کو دے دیا اور انہوں نے آزادی حاصل کر لی۔

(سیرۃ ابن ہشام باب اسلام سلمان جلد 1 ص 234 مطبۃ مصطفی البابی الحلبی مصر۔ 1936ء)

لکڑیاں اکٹھی کیں

ایک سفر کے دوران کھانا تیار کرنے کا وقت آیا تو مختلف صحابہؓ نے اپنے اپنے کام بانٹ لئے کسی نے بکری ذبح کرنے کا کسی نے پکانے کا۔ حضور نے جنگل سے لکڑی اکٹھی کرنے کا کام اپنے ذمہ لیا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کام بھی ہم کر لیں گے آپؐ نے فرمایا میں جانتا ہوں تم یہ کام بھی کر سکتے ہو مگر میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میں خود کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تم سے ممتاز کروں اور الگ رکھوں کیونکہ اللہ تعالیٰ اس آدمی کو پسند نہیں کرتا جو اپنے ہمراہیوں سے ممتاز بنتا ہے۔

(شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ جلد 4 ص 265 دار المعرفۃ بیروت)

جنگ خندق

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سب سے اہم اور سب سے مشکل وقار عمل جنگ خندق کے موقع پر ہوا۔

شوال 5ھ میں کفار مکہ کی سرکردگی میں پندرہ ہزار کا لشکر مدینہ پر حملہ آور ہوا۔ جس کی روک تھام کے لئے مدینہ کے غیر محفوظ حصہ کے سامنے خندق کھودنے کا فیصلہ ہوا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی نگرانی میں موقع پر نشان لگا کر پندرہ پندرہ فٹ کے ٹکڑوں کو دس دس صحابہ کے سپرد فرما دیا۔

(فتح الباری شرح بخاری جلد 7 ص 397 از ابن حجر عسقلانی دار نشر الکتب الاسلامیۃ لاہور 1981ء)

ان ٹولیوں نے اپنے کام کی تقسیم اس طرح کی کہ کچھ آدمی کھدائی کرتے تھے اور کچھ کھدی ہوئی مٹی اور پتھروں کو ٹوکریوں میں بھر کر کندھوں پر لاد کر باہر پھینکتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیشتر وقت خندق کے پاس گزارتے اور بسا اوقات خود بھی صحابہ کے ساتھ مل کر کھدائی اور مٹی اٹھانے کا کام کرتے تھے۔ اور ان کی طبائع میں شگفتگی قائم رکھنے کے لئے بعض اوقات آپ کام کرتے ہوئے شعر پڑھنے لگ جاتے جس پر صحابہ بھی آپ کے ساتھ سر ملا کر وہی شعر یا کوئی دوسرا شعر پڑھتے۔

ایک صحابی کی روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے وقت میں یہ اشعار پڑھتے ہوئے سنا کہ آپ کا جسم مبارک مٹی اور گرد و غبار کی وجہ سے بالکل ڈھکا ہوا تھا۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الخندق)

سخت فاقے اور سردی کے ان ایام میں صحابہ تھکن سے چور تھے اور ایک پتھر توڑنے میں کامیاب نہ ہو سکے اور حضور کو اطلاع دی۔ حضور نے بھی صحابہ کی طرح پیٹ پر پتھر باندھ رکھے تھے آپ نے کدال لے کر تین دفعہ اس پتھر پر ماری تو وہ ریزہ ریزہ ہو گیا۔ ہر ضرب کے ساتھ ایک شعلہ نکلا اور عظیم فتوحات کی خوشخبریاں آپ کو دی گئیں۔

(سیرت ابن ہشام جلد 3 ص 704 مکتبہ محمد علی صبیح- مصر 1963ء)

بقیہ کالم 4

ہے۔ میں نے انہیں لکھا کہ وہاں اعلائے کلمۃ اللہ کرتے رہیں۔ چنانچہ وہاں بعض ایسے لوگ بھی احمدی ہوئے جو مسلمانوں کے لیڈر سمجھے جاتے تھے۔ اور پارلیمنٹ میں مسلمانوں کے نمائندہ کی حیثیت سے شامل تھے۔

وہاں بھی شرارت کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ اس لئے وہ پہلے اٹلی گئے اور مصر سے ہوتے ہوئے واپس ہندوستان آئے پھر ان کو افریقہ بھجوایا گیا۔ وہ جا رہے تھے۔ کہ ان کا جہاز ڈوب گیا۔

(تاریخ احمدیت جلد نہم)

مولوی منیر الدین احمد صاحب

تحریک جدید کا ایک بھولا بسرا مجاہد- مولوی محمد الدین صاحب

محترم مولوی محمد الدین نے البانیہ یوگوسلاویہ، اٹلی اور یونان میں دعوت الی اللہ سے مخلص احمدی افراد پیدا کئے۔

محترم مولوی محمد الدین صاحب ابن ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب اس پہلی صف کے مجاہدین میں سے تھے جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی 1935ء کی تحریک پر لبیک کہا اور تین سال کے لئے غیر ممالک میں دعوت الی اللہ کے لئے خود کو پیش کیا شرط یہ تھی۔ کہ مجاہدین خود اخراجات کے کفیل ہوں۔

البانیہ میں

مولوی صاحب موصوف کے لئے البانیہ کا ملک تجویز کیا گیا جس کا فرمانروا اس وقت تک ایک نوجوان احمد زوغو تھا۔ اس کی تربیت مغربی طرز پر ہوئی تھی اس لئے اس کے خیالات کچھ آزاد تھے اور مذہبی واقفیت بھی کچھ کم تھی۔ تمام ملک پہاڑی ہے۔ صرف کچھ حصہ میدانی ہے۔ لوگ جفاکش ہیں مگر علم دین کی طرف توجہ نہ تھی۔

مولوی صاحب 1936ء میں سلسلہ کی کتب کا ایک بکس (جو ہر مجاہد کے سپرد کیا جاتا تھا تاکہ ہر ملک میں حضرت مسیح موعود کا لٹریچر پہنچ کر محفوظ ہو جائے) لے کر البانیہ کے دارالحکومت تیرانہ (Tirana) پہنچے۔ وہاں ایک ہوٹل میں قیام کیا اور رفتہ رفتہ دعوت الی اللہ کی طرف توجہ کی۔

پہلا پھل

البانیہ میں آپ کو تین ماہ تک قیام کرنے کا موقعہ ملا اس عرصہ میں آپ نے احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ گو حضرت مسیح موعود کا نام یہاں پہلے ہی اخباروں۔ رسالوں اور کتابوں کے ذریعہ پہنچ چکا تھا۔ لیکن لوگ پوری حقیقت سے اچھی طرح آگاہ نہ تھے۔ جن لوگوں کو جماعت کا لٹریچر ملا۔ ان میں سے ایک البانوی خاندان مولوی صاحب کے ذریعہ حلقہ بگوش احمدیت ہو گیا۔ اس طرح البانیہ میں احمدیت کی داغ بیل پڑ گئی۔ اور احمدیت کے کئی مداح پیدا ہو گئے۔

بلغراد میں 30 احمدی

اس دوران کچھ مخالفت بھی پیدا ہو گئی۔ اس لئے مولوی صاحب نے یوگوسلاویہ کے دارالخلافہ بلغراد کا رخ کیا اور حضرت صاحب کی خدمت میں اس کی اطلاع بھجوائی۔ ہدایت ملی کہ سرحد کے قریب یعنی البانیہ اور یوگوسلاویہ کے خط فاصل کے علاقہ میں دعوت الی اللہ کریں۔ بلغراد میں مولوی صاحب کا قیام کچھ لمبا ہو گیا اور تیس نفوس احمدی ہو گئے۔

یہ علاقہ مدتوں تک مسلمان حکمرانوں کے زیر اثر رہا ہے مسلمان آبادی بھی کافی ہے۔ مساجد بھی ہیں۔ اس پر امن ماحول سے فائدہ اٹھا کر مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود کی کتب کشتی نوح اور پیغام صلح کا ترجمہ کر کے شائع کیں۔ کچھ قیمت مقرر نہ کی۔ لینے والا جو چاہے ادا کرے۔ بے شک مفت بھی لے جائے۔ مگر کسی نے بغیر قیمت نہ لیں۔

اس سے اس قدر رقم جمع ہو گئی کہ مولوی صاحب نے ایک احمدی دوست شریف دوتسا صاحب کے مشورہ سے ایک نیک نام شخص کے ساتھ چائے کی دکان میں شرکت کر لی۔ جس سے یہ فائدہ ہوا کہ مولوی صاحب اپنے ملاقاتیوں کو اکثر یہاں بلاتے اور چائے سے خاطر تواضع کرتے اور احمدیت کا پیغام پہنچاتے۔ شریف دوتسا صاحب بلغراد میونسپل کمیٹی کے ممبر تھے اور ان کا بھائی فوج میں لیفٹیننٹ تھا۔ یہ پہلا مخلص احمدی خاندان تھا۔ جس کی مولوی صاحب کو صحبت اور رفاقت حاصل ہوئی۔

اب مولوی صاحب نے دورے شروع کر دئے۔ مرکز سے دس دس دن باہر گزارتے۔ بیوت الذکر میں شب باشی کرتے۔ کم کھاتے اور اکثر وقت عبادت میں صرف ہوتا۔ ایک مرگی کے مریض کو شہد دینے سے کافی حد تک شفاء ہوئی۔ جس سے مولوی صاحب کی شہرت ہونے لگی۔ رمضان میں پورا ماہ اعتکاف کی وجہ سے لوگوں سے واقفیت کا میدان وسیع ہو گیا۔ لوگ توجہ سے وعظ سنتے اور دین حق کی ترقی کی خوشخبری سنتے تو چہرے دمک اٹھتے۔

بعض حلقوں کی طرف سے یہاں بھی مخالفت کا اندیشہ ہوا۔ تو آپ نے یہ جگہ چھوڑنے کا پروگرام بنایا۔ خیال تھا کہ شریک کار سے رقم مل جائے تو سفر میں آسانی ہو۔ مگر وہ دکان فروخت کر کے چلا گیا۔ مولوی صاحب نے بازار میں کھڑے ہو کر اوور کوٹ کے علاوہ سب مملوکہ اشیاء فروخت کر دیں اور کسی ذریعہ سے یونان میں داخل ہو گئے۔

اٹلی میں

اس وقت ایک جہاز اٹلی جانے کے لئے یونان کی بندرگاہ میں کھڑا تھا۔ یہاں سے مولوی صاحب نے جہاز کے عملہ سے گفت و شنید کر کے کم کرایہ پر ٹکٹ خریدا اور اٹلی چلے گئے۔ وہاں مجاہد احمدیت ملک محمد شریف صاحب پہلے سے مقیم تھے۔ ان سے ملاقات ہو گئی اور سابقہ کوفت دور ہوئی۔ حضور کو حالات سے آگاہ کر دیا۔

اس اثناء میں مولوی صاحب کو شریف دوتسا صاحب کا روم میں خط ملا کہ وہ سیر کے لئے آ رہے ہیں۔ جب وہ آئے تو ایک معقول رقم ہمراہ لائے جو انہوں نے مولوی صاحب کے شریک کار سے وصول کی تھی۔ اس پر مولوی صاحب نے حج کا ارادہ کر لیا۔ خدا کی قدرت اس سال حکومت اٹلی نے ایک جہاز میں حاجیوں کے لئے یہ سہولت بہم پہنچائی کہ انہیں ارض حجاز میں بلا کرایہ پہنچایا جائے۔ اس طرح زیارت مکہ مکرمہ کا بندوبست ہو گیا اور مولوی صاحب حج سے تین ماہ قبل حجاز میں وارد ہوئے۔

حج کی سعادت

مکہ مکرمہ میں ایک معمولی مکان کرایہ پر لے کر بیت اللہ کے فیوض سے اپنے دامن کو بھرنا شروع کیا۔ ماہ رمضان کا سارا وقت مع اعتکاف مسجد حرام میں گزارا۔ ایام حج میں جلالۃ الملک شاہ سعود کے ہندوستانی ملاقاتیوں کے ترجمان کے فرائض ادا کئے شاہ ممدوح نے ایک جبہ عطا کیا۔ جو مولوی صاحب وہاں استعمال کرتے رہے۔

حج کے بعد مولوی صاحب نے اپنے واقفوں۔ شناساؤں اور ملنے والوں سے گفتگو شروع کی اور وعظ و نصیحت ہوتی رہی مگر ساتھ ہی تکلیف دہ پریشانی کا سامنا بھی ہوا۔ اس لئے مولوی صاحب واپس قادیان تشریف لے گئے۔ شادی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا کیا۔ حضور نے جمال الدین نام رکھا۔

افریقہ میں

16- نومبر 1942ء کو مولوی صاحب نے دوبارہ سفر اختیار کیا۔ انہیں جماعت کی طرف سے افریقہ بھیجا گیا تھا۔ مولوی صاحب اٹالین جہاز "ٹلاوا" پر سوار ہوئے جو کہ بمبئی کی بندرگاہ سے 18- نومبر 1942ء کو روانہ ہوا۔ اس زمانہ میں جنگ عظیم دوم جاری تھی اور جرمن آبدوزیں بحر ہند اور بحیرہ روم میں بکثرت گشت کرتی تھیں آنے جانے والے جہازوں پر حملہ کرتیں اور تارپیڈو سے تباہ کر دیتیں۔ تین روز بعد ایک رات اچانک جرمن آبدوز سطح سمندر پر نمودار ہوئی اور تارپیڈو اس جہاز پر مارا۔ جس سے جہاز وسط کے قریب دہرا ہو گیا اور پھر غرق ہو گیا۔ بہت تھوڑے مسافر بچائے جا سکے۔ مگر مولوی صاحب کا کچھ پتہ نہ چلا۔

(تاریخ احمدیت جلد ہشتم)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 27- دسمبر 1944ء کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مولوی محمد الدین صاحب کی یورپ میں دعوت الی اللہ کی مساعی پر اظہار خوشنودی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

مولوی محمد الدین صاحب اگرچہ انگریزی علوم سے ناواقف تھے اور ان کو تجربہ بھی نہ تھا۔ مگر یورپ میں ایسا اعلیٰ نمونہ دکھایا کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ وہ پہلے البانیہ گئے ان کی کوشش سے متعدد لوگ داخل سلسلہ ہوئے مگر مخالفت کی وجہ سے ان کو وہاں سے نکلنا پڑا اور وہ یوگوسلاویہ چلے گئے البانیہ کی سرحد یوگوسلاویہ سے ملتی

باقی کالم 2 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماخوذ از بلوغ الارب جلد اول

حاتم طائی

جو سخاوت میں ضرب المثل بن گیا

زمانہ جاہلیت کے عربوں میں جو لوگ جود و سخا میں مشہور ہوئے اور ان کی سخاوت ضرب المثل بن گئی ان میں سے ایک حاتم الطائی ہے۔ چنانچہ عربوں کے ہاں مثل ہے' اجود من حاتم۔ اس سے ان کی مراد حاتم بن عبداللہ بن سعد بن الحشرج بن امرؤالقیس بن عدی بن احزم الطائی سے ہے جو مشہور سخی اور جاہلیت کے شعرا میں سے تھا۔ اس کی کنیت ابوعدی اور ابوسفّانہ (سین پر زبر اور فاء پر تشدید ہے) تھی' اس کے بیٹے حضرت عدی نے اسلام کا زمانہ پایا اور وہ ایمان لائے۔

امام احمد نے اپنی مسند میں حاتم کے بیٹے عدی سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے کہا۔ یا رسول اللہ! میرا باپ صلہ رحمی کیا کرتا تھا اور فلاں فلاں کام کیا کرتا تھا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ تیرے باپ نے ایک بات چاہی اور اسے حاصل کر لیا۔ آپ کی مراد شہرت سے تھی۔

سفانہ حاتم کی بیٹی تھی۔ اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گرفتار کر کے لایا گیا تو اس نے کہا "میرا والد مر گیا ہے۔ مددگار غائب ہو گئے ہیں۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو مجھے رہا کر دیں اور قبائل عرب کو میری مصیبت پر خوش نہ ہونے دیں کیونکہ میرا باپ اپنی قوم کا سردار تھا' قیدیوں کو چھڑایا کرتا تھا۔ جن امور کی حفاظت اس کے ذمے ہوتی ان کی حفاظت کیا کرتا تھا۔ مصیبت زدہ کی مصیبت کو دور کیا کرتا تھا' کھانا کھلایا کرتا تھا۔ امن و سلامتی کو رواج عام دیتا تھا۔ کوئی حاجت مند ایسا نہ ہو گا کہ وہ حاجت روائی کا خواہاں ہو کر اس کے پاس آیا ہو اور اس نے اس کی حاجت روائی نہ کی ہو۔ میں حاتم طائی کی بیٹی ہوں"

یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "لڑکی یہ تو مومن کی صفات ہیں اگر تمہارا باپ عہد اسلامی میں ہوتا تو ہم اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے" (پھر حکم دیا کہ) اسے رہا کر دیا جائے کیونکہ اس کا باپ مکارم اخلاق سے محبت رکھتا تھا۔

ابن الاعرابی کہتے ہیں۔ حاتم زمانۂ جاہلیت کے شعرا میں سے تھا' سخی تھا' اس کی سخاوت اس کے شعروں کے ساتھ پوری پوری مطابقت رکھتی ہے۔ اس کا فعل اس کے قول کی تصدیق کرتا ہے۔ وہ جہاں کہیں بھی اترتا اس کی فرودگاہ لوگوں میں معروف ہوتی۔ ہمیشہ ظفریاب رہا۔ جب بھی لڑا غالب آیا' جب بھی غنیمت کا مال حاصل کیا تو لٹا دیا۔ جب بھی وہ تیروں سے جؤا کھیلا تو جیت گیا اور جب مسابقت کی تو آگے نکل گیا۔ جب کسی کو گرفتار کیا تو رہا کر دیا۔ اس نے قسم کھائی تھی کہ کسی ماں کے اکلوتے بیٹے کو ہرگز قتل نہ کرے گا۔ رجب کا چاند دیکھنے کے بعد ہر روز دس اونٹ ذبح کیا کرتا اور لوگوں کو کھلا دیتا' چنانچہ لوگ اس کے پاس آ کر جمع ہو جاتے تھے۔

سخاوت کے واقعات

سب سے پہلی بار اس کی سخاوت کا ظہور یوں ہوا کہ یہ ابھی چھوکرا ہی تھا کہ اس کا باپ اسے اونٹوں میں چھوڑ کر چلا گیا۔ اس کے پاس شعرا کی ایک جماعت آئی جن میں عبید بن ابرص' بشر بن ابی حازم اور نابغہ ذبیانی تھے۔ یہ لوگ نعمان بن المنذر کے یہاں جا رہے تھے۔ انہوں نے اس سے کھانا مانگا۔ حاتم انہیں جانتا نہ تھا۔ اس نے جواب دیا' "تم اونٹوں کو دیکھ کر ضیافت کی درخواست کر رہے ہو' اتر آؤ" وہ اتر آئے۔ اس نے ہر ایک کے لئے ایک ایک اونٹ ذبح کیا پھر ان کے نام دریافت کئے۔ انہوں نے اپنے نام بتلا دیئے اور اس نے وہ اونٹ اور بھیڑ بکریاں انہی میں تقسیم کر دیں۔ جب باپ نے آ کر پوچھا کہ تم نے کیا کیا تو جواب دیا' "جس طرح کبوتر کی گردن کا طوق دائمی ہے اسی طرح میں نے ابدی بزرگی کا ہار تمہارے گلے میں ڈال دیا ہے" پھر سارا قصہ سنا دیا۔ یہ سن کر باپ نے کہا' "میں آئندہ کبھی بھی تمہارے ساتھ نہ رہوں گا اور نہ تمہیں اپنے گھر میں رکھوں گا" حاتم نے کہا' "کچھ پروا نہیں"

حاتم کا ایک واقعہ یہ ہے کہ وہ کسی کام کے لئے محرم کے مہینے میں کسی طرف کو روانہ ہوا۔ جب قبیلہ عنزہ کے علاقے میں پہنچا تو ان کے ایک قیدی نے اسے پکار کر کہا' "اے ابوسفانہ مجھے باندھنے کی رسیوں اور جوؤں نے کھا لیا ہے" حاتم نے کہا' "تمہارا خانہ خراب میں تو اپنی قوم کے علاقے میں نہیں ہوں۔ اس وقت میرے پاس کچھ بھی نہیں۔ تو نے میرے نام کی تشہیر کر کے میرے ساتھ زیادتی کی ہے مگر اب میں تمہیں چھوڑ کر بھی نہیں جا سکتا" اس کے بعد اس نے قبیلہ عنزہ والوں سے بھاؤ کر کے اسے خریدا اور رہا کر دیا اور پھر خود اس کی جگہ قید میں رہا۔ تا آنکہ اس کا فدیہ لایا گیا جو اس نے عنزہ والوں کو ادا کیا اور رہائی پائی۔

حاتم کا ایک واقعہ یہ ہے جو اس کی بیوی ماویہ نے بیان کیا ہے وہ کہتی ہے کہ سخت قحط سالی کا دور تھا 74 اونٹ اور مویشی تباہ ہو گئے' ہم نے ایک رات سخت ترین بھوک کی حالت میں گزاری۔ حاتم نے عدی کو سنبھالا اور میں نے سفانہ کو۔ ان کو دلاسا دیتے رہے تا آنکہ وہ سو گئے۔ اس کے بعد حاتم باتیں کر کر کے میرا جی بہلانے لگا تا کہ میں بھی سو جاؤں۔ مجھے اس کی تکلیف پر رحم آ گیا۔ میں نے بات کرنی بند کر دی تا کہ وہ سمجھے میں سو گئی ہوں تو وہ بھی سو جائے' چنانچہ اس نے کئی بار کہا' "کیا تو سو گئی ہے" میں نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ بھی چپ ہو گیا۔ اس نے خیمے کے پیچھے کی طرف جو دیکھا تو کسی چیز کو آگے کی طرف آتے ہوئے پایا۔ سر اونچا کر کے دیکھا تو وہ ایک عورت تھی جو کہہ رہی تھی "اے ابوسفانہ! میں تمہارے پاس بھوکے بچوں کے پاس سے آئی ہوں" حاتم نے کہا' "اپنے بچوں کو لے آ۔ اللہ کی قسم میں ضرور ان کے پیٹ بھروں گا۔" حاتم کی بیوی کہتی ہے کہ میں جلدی سے اٹھی اور کہا' "حاتم! تو کس چیز کے ساتھ ان کا پیٹ بھرے گا۔ اللہ کی قسم تمہارے اپنے بچے تو صرف دلاسے کے سہارے خالی پیٹ سو گئے ہیں" حاتم اٹھا اس نے اپنے گھوڑے کو ذبح کیا' پھر آگ جلائی ایک چھری اٹھا کر اس عورت کو دی اور کہا' "بھونتی جاؤ خود بھی کھاؤ اور اپنے بچوں کو بھی کھلاؤ" پھر مجھ سے کہا' "تم بھی بچوں کو جگاؤ" میں نے انہیں جگا دیا۔ پھر کہنے لگا' "اللہ کی قسم یہ تو کمینہ پن ہے کہ تم تو گوشت کھاؤ اور ڈیرے والے جن کا حال تم جیسا ہے نہ کھائیں پھر ڈیرے کے ایک ایک گھر گیا اور کہا کہ آگ کی طرف چلے آؤ' چنانچہ سب نے اکٹھے ہو کر کھایا مگر وہ خود کمبل اوڑھ کر ایک طرف بیٹھا رہا تا آنکہ زمین پر گھوڑے کے گوشت میں سے کچھ بھی باقی نہ رہا' مراد یہ کہ خود حاتم نے کچھ بھی نہ چکھا۔

اشعار

حاتم طائی کے اشعار بہت ہیں جنہیں بلاغت میں مقام بلند حاصل ہے۔ اس کے دیوان میں تو سارے کلام کا صرف ایک حصہ شامل ہے۔

اس کے اشعار میں سے کچھ اشعار وہ ہیں جو اس نے اپنی بیوی ماویہ بنت عبداللہ کو مخاطب کر کے کہے۔ ترجمہ یہ ہے

اے عبداللہ اور مالک کی بیٹی اور دو چادروں والے اور سرخ گھوڑے والے کی بیٹی

جب تو کھانا تیار کرے تو اس کے لئے کھانے والا ساتھی بھی تلاش کر کیونکہ میں کھانا اکیلے نہیں کھا سکتا۔

یا کوئی رات کو آنے والا بھائی ہو یا گھر کا پڑوسی۔ میں ڈرتا ہوں کہ مرنے کے بعد لوگ میری مذمت نہ کریں (مجھے اکل کھرا نہ کہیں جو بخل کی علامت ہے)

جب تک کوئی مہمان میرے یہاں مقیم رہے میں اس کا غلام بنا رہتا ہوں' اس ایک خصلت کے سوا مجھ میں غلاموں کی سی کوئی اور خصلت نہیں پائی جاتی۔

حاتم کے شعروں میں سے یہ اشعار بھی ہیں۔

ایک ملامت کرنے والی مجھے ملامت کرنے کے لئے اٹھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جب میں اپنا مال کسی کو دیتا ہوں تو گویا اس پر ظلم کرتا ہوں۔

اے مجھے ملامت کرنے والی (مجھے میری) سخاوت ہلاک نہ کر دے گی' اور نہ ہی بخیل آدمی کو اس کا بخل ہمیشہ کی زندگی عطا کر دے گا۔

انسان کے (اعلیٰ) اخلاق کا ذکر برابر ہوتا رہتا ہے حالانکہ اس کی ہڈیاں قبر میں غائب اور بوسیدہ ہو چکی ہوتی ہیں۔

جو شخص کوئی ایسی نئی خصلت بنا لے جو درحقیقت اس کی (فطری) خصلت نہ ہو تو وہ اس خصلت کو چھوڑ دے گا اور اس پر اس کی اصلی اور فطری خصلت غالب آ جائے گی۔

اسی طرح یہ اشعار بھی حاتم کے ہیں۔

جب میری اور میرے ساتھی کی حاجت ایک ہی وقت میں ظہور پذیر ہو تو میں اپنے ہاتھ کو روک لیتا ہوں کہ کہیں وہ تلاش کرتے وقت میرے ساتھیوں کی ہتھیلیوں کو نہ لگے (میں اپنی حاجت کو اپنے کسی دوست کی حاجت پر ترجیح نہیں دیتا)

میں بھوک کی وجہ سے پتلی کمر اور پتلے پیٹ والا بن کر رات گزار دیتا ہوں اور مذمت کے ڈر سے پیٹ بھر کر نہیں کھاتا۔

مجھے اس بات کے خیال سے بھی حیا آتی ہے کہ کہیں میرا ساتھی کھانے کی جانب سے میرے ہاتھ کی جگہ کو خالی نہ دیکھ لے۔

جب تو اپنے شکم اور جنس کو ان کی خواہش پر چھوڑ دے گا تو یہ دونوں انتہائی مذمت حاصل کریں گے۔ نیز کہتا ہے:......

خبردار! قسم ہے اس خدا کی جس کے سوا کوئی راز جاننے والا نہیں اور جو سفید ہڈیوں کو بوسیدہ ہونے کے بعد زندہ کرے گا۔

میں پیٹ سے بھوکا رہ کر ضیافت کرنے کو پسند کیا کرتا تھا اس ڈر سے کہ کہیں کوئی مجھے کمینہ اور بخیل نہ کہہ دے

میں تو اپنے دائیں ہاتھ سے اس بات پر شرماتا ہوں کہ کہیں میرے منہ اور اس کے درمیان سیاہ اور تاریک رات نہ ہو (تاریک رات میں چھپ کر کھانے سے شرماتا ہوں)

نیز کہتا ہے

جب میں نے لوگوں کے کتوں کو بھونکتے دیکھا تو میں نے اپنی تلوار اپنی افعیٰ نامی اونٹنی کی پنڈلی پر ماری اور وہ گر گئی۔

اور پھر میں نے چھوٹے بچوں اور عورتوں کو قحط سالی کی تاریک رات میں جو ٹھنڈی تھی کہا

تم کوہان کی ایک طرف سے گوشت کے چربی والے ٹکڑے لے لو جب آگ ان پر اثر کرتی تو ان کی چربی پگھل کر بہنے لگتی۔

(کوئی بھی) سخی آدمی اپنے عیال اور مہمانوں کو جب تک کہ اس کے پاس مال موجود ہو مصیبت اور تنگی کی حالت میں نہیں رکھتا۔

نیز کہتا ہے۔

جب تو ہنڈیا پکائے تو اسے چھپا کر نہ رکھ (اگر تو ایسا کرے گی) تو جو کچھ تو نے پکایا ہو گا وہ مجھ پر حرام ہو گا۔

لیکن جب تو آگ جلائے تو اس ٹیلے پر بڑی موٹی لکڑیوں سے جلانا نہ کہ چھوٹی لکڑیوں سے (کیونکہ وہ جلدی بجھ جائیں گی اور ان سے زیادہ کھانا بھی پک نہ سکے گا)

نیز کہتا ہے۔

ایک کہنے والی (یعنی میری بیوی) مجھے کہتی ہے کہ تو نے سخاوت سے ہمارے مال کو بھی اور اپنے آپ کو بھی تباہ کر دیا ہے یہاں تک کہ تمہاری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سخاوت آخر تمہاری جان کو نقصان پہنچا کر رہی۔

میں نے اس سے کہا مجھے (اسی طرح) رہنے دو' یہ تو میری عادت ہے اور ہر شریف و سخی انسان کی ایک عادت ہوتی ہے' جس پر وہ کاربند رہتا ہے۔

مسافروں کے لئے

جب شدت کی سردی اور شدت کا پالا پڑتا تو حاتم اپنے یسانامی غلام کو حکم دیتا اور وہ ایک ٹیلے پر آگ جلا دیتا تاکہ جو شخص رات کے وقت راستے سے بھٹک گیا ہو اسے دیکھ کر ادھر آ جائے۔

آگ جلا کیونکہ رات ٹھنڈی ہے۔ اے آگ جلانے والے! ہوا بھی ٹھنڈی چل رہی ہے۔

ہو سکتا ہے کہ کوئی راہگیر تمہاری آگ کو دیکھ لے۔ لہٰذا اگر یہ آگ کسی مہمان کو کھینچ کر ادھر لے آئے تو تو آزاد ہے۔

نیز کہتا ہے۔

اے ماویہ دولت تو آنی جانی شے ہے' اور دولت کی باتیں اور یاد باقی رہ جاتی ہے (دولت سخاوت میں خرچ ہو تو اس کا ذکر باقی رہ جاتا ہے)

اے ماویہ میں نے مانع کی وضاحت کر دی ہے اب رہی سخاوت تو تمہاری زجر و توبیخ اسے روک نہیں سکتی۔

اے ماویہ اگر کوئی سوالی کسی دن بھی آجائے تو میں اسے یہ نہیں کہنے کا کہ میرا مال کم ہو گیا ہے۔

اے ماویہ جب کسی دن جان کنی کا وقت آجائے اور (جان کو اپنے اندر رکھنے سے) سینہ تنگ ہو جائے تو اس وقت مالداری انسان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

اے ماویہ اگر میں مرنے کے بعد چٹیل زمین میں دفن ہو جاؤں جہاں میرے پاس نہ پانی ہو نہ شراب

تو اس وقت صحیح معلوم ہو جائے گا کہ جو مال میں نے خرچ کر ڈالا ہے اس سے مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا اور جس مال کے خرچ کرنے سے میں نے بخل کیا تھا (اسے پیچھے چھوڑ آیا ہوں اور اب) میرا ہاتھ اس مال سے خالی ہے۔

جب مجھے میرے آس پاس کے لوگ سخت تاریک گڑھے میں اتار دیں گے جس کے اطراف مٹیالے ہوں گے۔

اور وہ ہاتھ جھاڑتے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے جلدی جلدی چلے جائیں گے کہ مٹی کھودنے سے ہمارے ناخن زخمی ہو گئے ہیں۔

(تو اس وقت واضح ہو جائے گا) اے ماویہ کہ درحقیقت مال تو وہ تھا جسے میں نے خرچ کر ڈالا ایسے مال کا آغاز شکریہ ہوتا ہے اور انجام شہرت۔

لوگوں کو معلوم ہے کہ اگر حاتم مال کی کثرت چاہتا تو اس کے پاس وافر مال ہوتا۔

قسم ہے اپنے بخت کی کہ میں نے ماؤں کے اکلوتے بیٹوں کو پکڑا مگر ان میں سے نہ کسی کو قتل کیا نہ قید

اگر میرے بھائی موجود ہوں اور میرے چچازاد بھائیوں کو زمانے نے فنا کر دیا ہو تو (اس وجہ سے) میں اپنے چچازاد بھائی پر ظلم نہیں کرنے کا۔

ہم نے محتاجی میں بھی کچھ عرصہ زندگی گزاری ہے اور مالداری میں بھی۔ زمانے نے یہ دونوں پیالے ہمیں پلائے ہیں۔

مگر ہم نے مالداری کی وجہ سے کسی رشتہ دار کے سامنے گھمنڈ کا اظہار نہیں کیا اور نہ ہی محتاجی نے ہمارے حسب و نسب کو عیب لگایا۔

طویل قصیدہ

حاتم کا ایک طویل قصیدہ سخاوت اور مکارم اخلاق کے متعلق ہے۔ جو حماسہ 'بصریہ اور دیگر کتابوں میں منقول ہے اور وہ یہ ہے۔

دو ملامت کرنے والی عورتیں تھوڑی سی نیند کے بعد اٹھ کھڑی ہوئیں اور اس شخص کو جو ان کے نزدیک اس لئے قابل ملامت ہے کہ مال تلف کر دیتا ہے اور دوسروں کو فائدہ پہنچاتا ہے ملامت کرنے لگیں۔

جب ستارہ غروب ہو جاتا ہے تو دونوں ایک ایسے انسان کو ناحق ملامت کرتی ہیں جو تعریف کے مواقع پر خرچ کرنے کو تاوان نہیں سمجھتا۔؟

جب وہ دیر تک اظہار عتاب کرتی رہیں اور ان دونوں نے مجھے جدائی اور قطع تعلق کی دھمکی تک دے دی تو میں نے کہا۔

جو بات ہو چکی اس پر تم مجھے ملامت نہ کرو اس لئے کہ حوادث زمانہ انسان کو دانا بنا دینے کے لئے کافی ہیں۔

اس لئے کہ جو بات گزر چکی ہے تم اسے دوبارہ حاصل نہیں کر سکتیں اور پھر یہ کہ میں اس مال پر نادم بھی نہیں جو میرے ہاتھ سے نکل گیا ہے۔

اپنے نفس کی عزت کر کیونکہ اگر تو اسے ذلیل کر دے گا تو پھر تیری کبھی بھی عزت نہ کی جائے گی (تو اپنی عزت کا پاسباں خود ہے)

کیا میں اس شخص کے لئے ذلیل ہو جاؤں جو وراثت کا مال چاہتا ہے ظاہر ہے کہ جب میں مر جاؤں گا تو میرا مال وارثوں میں بٹے گا اور لٹے گا۔

تو (اس مال کے ساتھ بخل کر کے) بدبخت نہ بن کیونکہ جب تو غبار آلود پیٹ والی اور تاریک قبر میں چلا جائے گا تو (وہ مال تجھے خوش بخت نہ کرے گا) اس مال کی بدولت تیرا وارث سعادت حاصل کرے گا۔

وہ اسے غنیمت کا مال سمجھ کر تقسیم کرے گا اور (اپنے لئے) عزت خریدے گا جبکہ تو زمین کے اندر ہڈیاں بن چکا ہوگا۔

جب تیرا وارث اس مال کو جسے تو جمع کیا کرتا تھا غنیمت کا مال سمجھ کر لے لے گا تو تیری بہت کم تعریف کرے گا۔

اپنے قریبی رشتہ داروں کی باتوں کو سن کر تحمل اور حلم سے کام لے۔ ان کے ساتھ دوستی کو قائم رکھ اور تو تحمل اور حلم اس وقت تک کر سکے گا جب تک کوشش کر کے اسے اپنی عادت نہ بنا لے' (کوئی آدمی بھی باسانی متحمل مزاج نہیں بن سکتا)

اور کئی ایک برے کلمات ہیں جن سے میں نے اعراض کیا اور انہوں نے مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچائی اور کئی ایک کج رو انسانوں کو میں نے سیدھا کیا اور وہ سیدھے ہو گئے۔

میں ایک شریف انسان کے برے کلمات کو معاف کر دیتا ہوں تاکہ وہ ضرورت کے وقت کام آئے۔ میں ذلیل کاموں سے بچنے کی غرض سے کمینوں کو گالی دینے سے اعراض کرتا ہوں۔

خواہ میرا چچازاد بھائی میرا ساتھ چھوڑ دے مگر میں (وقت آنے پر) اس کا ساتھ نہیں چھوڑتا اور اگر وہ گالی کا جواب گالی سے دینے والا نہ ہو تو اسے گالی نہیں دیتا۔

میری آرزوئیں مجھے اس سے اور زیادہ دور نہیں کر دیں گی اگرچہ وہ کم مال والا اور محتاج اور کثیر العیال ہو (یعنی غریب عزیز جس سے کوئی امید وابستہ نہ کی جا سکتی ہو اپنی بے بسی اور نابکاری کی بنا پر مجھ سے دور نہیں ہو سکتا' اس کی نابکاری اسے میرے لئے بیگانہ نہیں بنا سکتی' میں بے لوث محبت کرتا ہوں)

میں نے کئی ایک تاریک راتوں کی ہولناکیوں کا لباس پہنا اگرچہ وہ رات کمینے اور حقیر آدمی کے نزدیک ترش اور تلخ مزاج ہو۔

فقیر آدمی اس وقت تک ذکر خیر اور تمول حاصل نہیں کر سکتا جب تک وہ بڑے کٹھن مراحل سے نہ گزر لے

خدا اس فقیر کو تباہ کرے جس کی آرزو اور فکر اس زندگی سے صرف یہی علاقہ رکھتی ہے کہ اسے لباس اور مال غنیمت مل جائے۔

یہ فقیر چاشت تک سویا رہتا ہے یہاں تک کہ جب اس کی نیند پوری ہو جاتی ہے تو ایسی حالت میں اٹھتا ہے کہ وہ کند ذہن اور پھولا ہوا ہوتا ہے (جس کا زیادہ سوئے رہنے کے باعث ذہن کند ہو گیا ہے اور جسم پھول گیا ہے)

وہ مالداروں کے ساتھ قیام کرتا ہے اور وہاں سے ادھر ادھر نہیں ہوتا بشرطیکہ اسے کھانے یا بیٹھنے کی جگہ کا مفاد حاصل ہو جائے۔

(مگر اس کے مقابلے میں) اس فقیر کے کیا کہنے جس کے ارادے حملے پہ حملہ کئے جاتے ہیں اور وہ باوجود حوادث زمانہ کے آگے بڑھتے جاتا ہے۔

یہ کئی ایک مطالبات اور تمناؤں والا انسان ہے جو بھوک کو مصیبت خیال نہیں کرتا اور اگر اسے پیٹ بھر کر کھانا میسر آجائے تو اسے غنیمت کا مال نہیں سمجھتا۔

وہ بھوک کو عذاب سمجھتا ہے اور سیری نہیں پاتا اس کا دل غم کے لرزے سے مبہوت رہتا ہے۔

جب کسی دن یہ دیکھتا ہے کہ بزرگیوں نے اس سے منہ موڑ لیا ہے تو یہ سب سے بڑی بزرگی (کے حصول) کا قصد کر کے اس کو پالینے پر تل جاتا ہے۔

جب جنگ کا دن ہوتا ہے تو یہ نیزوں کی نوکوں کے اوپر چڑھ جاتا ہے اور اس کی حالت یہ ہوتی ہے کہ خون سے رنگا ہوتا ہے۔

یہ اپنے نیزے' تیر' ڈھال' تیز دھار والی براں تلوار' گھوڑے کی پیٹھ پر ٹھیک بیٹھنے والی زین کی ٹیڑھی لکڑیاں اور گھوڑے کی لگام اور نشان لگائے ہوئے گھوڑے کو ایک جنگجو انسان کا سامان خیال کرتا ہے۔

ایسا شخص اگر مرجائے گا تو اس کی خوب تعریف ہوگی اور اگر زندہ رہے گا تو کمزور اور قابل مذمت نہ گردانا جائے گا۔

کلو جمیعا" واقفین نو

○ مورخہ 28- مئی 99ء کو صبح آٹھ بجے ناصر بلاک ربوہ کے چار سنٹر' 1- دارالرحمت شرقی (ب) شکور پارک ربوہ- 2- ناصر آباد شرقی کے دو سنٹرز اور ناصر آباد غربی کے ایک سنٹر کے واقفین نو کا کلوا جمیعا" کا پروگرام بیوت الحمد کے نزدیک سوئمنگ پول کے گراسی پلاٹ میں رکھا گیا۔ بچوں نے وہاں مختلف کھیلیں کھیلیں۔ مکرم سید طاہر محمود صاحب ماجد مربی سلسلہ وکالت وقف نو نے نصاب سے متعلقہ سوالات پوچھے اور توجہ طلب امور کی طرف راہنمائی کی۔ آخر پر کلوا جمیعا" کا پروگرام ہوا اس کے بعد تمام سنٹرز کے بچوں نے خوش الحانی سے نظمیں سنائیں اور دعا کے ذریعہ یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا اس پروگرام میں 85 واقفین نو اور 7 نگران ٹیچرز نے شرکت کی۔

تقریب تقسیم انعامات
واقفین نو دارالفتوح ربوہ

○ واقفین نو دارالفتوح کے نصاب کلاسز کا امتحان مکرم عبدالرشید صاحب تبسم بلاک لیڈر ناصر بلاک نے مختلف مراحل میں لیا اور اس کا نتیجہ مرتب کیا۔ مورخہ 26- مئی 99ء کو تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی تلاوت اور نظم کے بعد مکرم خالد احمد صاحب گورایہ پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی نے اول دوم اور سوم آنے والے بچوں میں انعامات تقسیم کئے اور بچوں اور ماؤں کو زریں نصائح کیں۔ مکرم سید طاہر محمود صاحب ماجد مربی سلسلہ وکالت وقف نو نے ہدایات سے نوازا اس پروگرام میں 61 واقفین نو 32 مائیں اور 4 نگران ٹیچرز نے شرکت کی آخر پر دعا کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

بے بی شو واقفین نو
دارالرحمت وسطی ربوہ

○ مورخہ 3- مئی 99ء کو واقفین نو کا مقابلہ صحت (Baby Show) کروایا گیا اس پروگرام میں ایسے بچوں کو شامل کیا گیا جن کی عمر ساڑھے تین سال سے کم تھی اس پروگرام کا مقصد والدین میں واقفین نو کی صحت اور دیگر تربیتی پروگراموں میں دلچسپی پیدا کرنا تھا۔ مکرم ڈاکٹر حنیف احمد قمر صاحب نے بہت ہی پیارے انداز میں بچوں کا معائنہ کیا اور صحت کے بارے میں والدین کی راہنمائی کی پروگرام کے آخر پر اول دوم اور سوم آنے والے بچوں میں مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ دارالرحمت وسطی نمبر 2 ربوہ نے انعامات تقسیم کئے۔ مقابلہ میں حصہ لینے والے تمام بچوں کی حوصلہ افزائی کے لئے انعامات دیئے گئے۔

(وکالت وقف نو)

☆☆☆☆☆☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

محترم سید فضل احمد صاحب وفات پاگئے

○ محترم ناظر صاحب خدمت درویشاں تحریر فرماتے ہیں۔

نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ

جماعت احمدیہ ہندوستان کے مخلص اور فدائی بزرگ مکرم سید فضل احمد صاحب آف پٹنہ صوبہ بہار مورخہ 20۔جون 1999ء پٹنہ میں وفات پا گئے ہیں۔ ہم سب اللہ کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

آپ خدا کے فضل سے موصی تھے اور صدر انجمن احمدیہ بھارت قادیان کے ممبر تھے۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

☆☆☆☆☆☆

درخواست دعا

○ مکرم مبارک احمد خالد صاحب مینجر و پبلشر "خالد" و "تشحیذ الاذہان" دل کی تکلیف کے باعث گذشتہ رات سے فضل عمر ہسپتال کے C.C.U وارڈ میں داخل ہیں۔ احباب سے موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کے لئے خصوصی درخواست دعا ہے۔

○ مکرم قریشی محمود احمد صاحب صدر حلقہ سمن آباد لاہور سیکرٹری تعلیم القرآن جماعت احمدیہ لاہور کی اہلیہ محترمہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم عبدالمنان صاحب سیکرٹری وقف نو حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے بیٹے کو گرنے کی وجہ سے کچھ چوٹیں لگی ہیں۔

○ مکرم چوہدری محمد اقبال صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے بھائی شاہد صاحب ربوہ کا بیٹا چھت سے گر گیا ہے۔ اور دماغ میں شدید چوٹ لگی ہے لاہور میں جنرل ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم مرزا محمد لطیف بیگ صاحب اسیر راہ مولا پتوکی ضلع قصور نے اپنی اور اپنے ساتھی احباب کے لئے دعا کی درخواست کی ہے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کی جلد رہائی فرمائے۔

○ مکرم سلیم بیگ مرزا صاحب آف پتوکی کا پچھلے دنوں اپریشن ہوا ہے اور اب وہ گھر آگئے ہیں لیکن ابھی مکمل صحت یابی نہیں ہوئی۔

○ مکرم چوہدری محمد جمال صاحب انسپکٹر بیت المال آمد بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔

ان سب احباب کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

سانحہ ارتحال

○ محمود احمد کاشمیری معلم وقف جدید حال مٹھی کے والد محترم چوہدری لعل دین صاحب زعیم انصار اللہ مجلس چرناڑی ضلع کوٹلی آزاد کشمیر مورخہ 99-5-13 بروز جمعرات وفات پا گئے ہیں۔

مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

پتہ درکار ہے

○ مکرم محمد شفیع خالد صاحب ولد ملک محمد علی صاحب وصیت نمبر 18472 اور ان کی اہلیہ محترمہ امتہ الباسط صاحبہ وصیت نمبر 18473 نے 1966ء میں گنج مغلپورہ لاہور سے وصیت کی تھی۔ ان کا کچھ عرصہ سے دفتر وصیت سے رابطہ نہیں ہے۔ اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں یا ان کے کسی عزیز کو ان کے موجودہ پتے کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

☆☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ 2

۔بیڈمنٹن سیمی فائنل پاکستان بیڈمنٹن ٹورنامنٹ۔ مجلس انصاراللہ۔ پاکستان۔

7-05 a.m. اردو کلاس۔
8-55 a.m. ہومیوپیتھی کلاس۔
10-05 a.m. تلاوت۔خبریں۔
11-00 a.m. پشتو پروگرام۔ خطبہ جمعہ۔ 12-12-97
11-55 a.m. تعلیم دین حق۔
12-50 p.m. لقاء مع العرب۔
1-50 p.m. اردو کلاس۔
3-20 p.m. انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m. تلاوت۔خبریں۔
4-40 p.m. سویڈش زبان سیکھئے۔
5-55 p.m. بنگالی سروس۔
6-55 p.m. ترجمۃ القرآن کلاس۔
8-00 p.m. چلڈرنز کارنر۔ قرآن کریم کا صحیح تلفظ۔
8-20 p.m. چلڈرنز کارنر۔ واقفین نو۔ ضلع میرپور کی سیر۔
8-55 p.m. جرمن سروس۔
10-05 p.m. تلاوت۔درس الحدیث۔
10-30 p.m. اردو کلاس۔
11-40 p.m. لقاء مع العرب۔

☆☆☆☆☆☆

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

اڈوانی نے بھی دھمکی دے دی

بھارت کی حکمران بی جے پی کے سربراہ اور وزیر داخلہ کے ایل اڈوانی نے بھی جنگ کی دھمکی دے دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان جو کچھ کارگل میں کر رہا ہے اس کی اسے بھارتی قیمت چکانی پڑے گی۔ انہوں نے پاکستان کے بارے میں نازیبا الفظ استعمال کئے۔ بھارتی وزیر داخلہ نے دعویٰ کیا کہ موجودہ کشیدگی کا ذمہ دار پاکستان ہے وہ کشمیر پر عالمی حمایت حاصل نہیں کر سکا۔ پاکستانی مداخلت کے دستاویزی ثبوت موجود ہے۔

ناکامیوں سے دلبرداشتہ بھارت

ممتاز جریدے نیویارک ٹائمز نے کہا ہے کہ ناکامیوں سے دلبرداشتہ ہو کر بھارت اپنی فوجیں پاکستان میں داخل کر سکتا ہے۔ ایسا اقدام انتہائی خطرناک ہوگا کیونکہ دونوں ملکوں کے پاس ایٹمی ہتھیار ہیں۔ اخبار نے لکھا ہے کہ بھارت نے ابھی تک صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا ہے تاہم وقت تیزی سے گزر رہا ہے۔ پاکستان کو مجاہدین کے انخلاء کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے۔

برطانوی ہائی کمشنر کا انکشاف

پاکستان میں متعین بھارتی ہائی کمشنر نے انکشاف کیا ہے کہ مجاہدین کو مقبوضہ کشمیر کے علاقوں اور کارگل کی چوٹیوں سے واپس بلانے کے لئے برطانیہ نے پاکستان کو ایک سخت پیغام بھیجا ہے۔

دو لاکھ مہاجرین واپس آگئے

کسووو میں سرب فوج کے انخلاء کے بعد واپس آنے والوں کی رفتار تیز ہو گئی ہے۔ اب تک دو لاکھ مہاجرین واپس کسووو پہنچ چکے ہیں۔ البانیہ اور مقدونیہ میں ہجرت کر کے جانے والے مسلمان تیزی سے اپنے وطن کی طرف واپس آرہے ہیں پرسٹینا کی نصف آبادی پہنچ گئی ہے۔ امن وامان کے مسائل امن فوج کے دستے نبٹائیں گے۔

امدادی کام کرنے والوں کا تحفظ

افغانستان کے سربراہ ملا عمر نے اپنے ملک کے عوام کی خدمت میں مصروف غیر ملکی کارکنوں کے تحفظ کی ضمانت کے لئے ایک فرمان جاری کیا ہے اس سے قبل فلاحی کاموں کے لئے آئے ہوئے دو غیر ملکیوں اور آٹھ دوسرے لوگوں کو طالبان فوجیوں نے مار اپیٹا تھا۔

آسٹریلوی کرکٹ ٹیم کا شاندار استقبال

آسٹریلیا کی کرکٹ ٹیم ورلڈ کپ جیت کر جب وطن پہنچی تو اس کا شاندار استقبال کیا گیا کئی شہروں میں فاتحانہ استقبال اور تقریبات کا سلسلہ جاری ہے۔ آسٹریلوی پارلیمنٹ بھی کھلاڑیوں کے اعزاز میں استقبالیہ دے رہی ہے۔ سٹیووا نے کہا کہ آج مجھے آسٹریلوی ہونے پر فخر ہے۔ کھلاڑی کھلی چھت کی کاروں پر سوار ہو کر بڑے بڑے ہجوموں سے گزر رہے ہیں۔

کلنٹن اور کانگریس میں ٹھن گئی

میزائل ڈیفنس سسٹم کی تنصیب کے معاملے پر صدر کلنٹن اور کانگریس میں ٹھن گئی ہے۔ روس اور امریکہ کے صدور معاہدے میں ترمیم کے لئے مذاکرات پر راضی ہو گئے ہیں۔ توقع ہے کہ صدر کلنٹن اگلے ہفتے اس قانون پر دستخط کر دیں گے۔ کانگریس کا اعتراض ہے کہ قانون پاس ہونے کے فوراً بعد دفاعی نظام نافذ کرنا ہوگا۔ حکومت کا کہنا ہے کہ یہ نظام جون 2000ء سے پہلے نہیں لایا جائے گا۔

مہاجرین ابھی واپس نہ جائیں

صدر کلنٹن نے کسووو کے مہاجرین سے کہا ہے کہ وہ بارودی سرنگوں کی صفائی تک کسووو نہ جائیں۔

چٹاگانگ میں شدید بارش

بنگلہ دیش میں 180 ملی میٹر بارش ہونے سے سینکڑوں مکانات منہدم ہو گئے۔ تین دن سے جاری مسلسل بارشوں میں 40 ہزار افراد گھر چکے ہیں شہر کو جانے والے تمام راستے بند ہو گئے۔ کاروبار زندگی معطل ہو کر رہ گیا۔

باغیوں نے 250 مکانات جلادیئے

انڈونیشیا کے اباچ صوبے میں باغیوں نے 250 مکانات کو نذر آتش کر دیا۔ متاثرہ مکانوں میں جاوا سے نقل مکانی کرنے والے باشندے مقیم تھے۔ باغیوں نے کارروائیاں تیز کر دی ہیں۔

مجھے پھانسی دی گئی تو......

ترکی کے گرفتار شدہ کرد باغی لیڈر عبداللہ اوکلان نے کہا ہے کہ اگر مجھے پھانسی دی گئی تو خون کی ندیاں بہہ جائیں گی۔ جنگ جاری رہے گی۔ میرے خاتمے سے اس کا ختم ہونا ممکن نہیں۔ تاہم حکومت اور کردوں کے درمیان گندی جنگ ختم ہو جانی چاہئے۔ ترکی یہ سمجھتا ہے کہ میرے ختم ہونے سے مشکلات ختم ہو جائیں گی۔ ایسا نہیں ہوگا۔

مشرقی تیمور کا ریفرنڈم ملتوی

مشرقی تیمور کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کے لئے ریفرنڈم دو ہفتے کے لئے موخر کر دیا گیا ہے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے کہا کہ آزادانہ ووٹنگ کی یقین دہانی اور مسائل کے حل کے لئے مزید وقت درکار ہے اب ریفرنڈم کی تاریخ 22-اگست مقرر کی گئی ہے۔

برطانوی شہریت والی سینیٹر پارلیمنٹ سے باہر

برطانیہ کی شہریت کی حامل خاتون سینیٹر ہیتھریل کو برطانوی شہری قرار دیئے جانے کے بعد ان کو پارلیمنٹ سے باہر نکال دیا گیا۔ ہائی کورٹ کے 7 میں سے چار ججوں نے ان کے انتخاب کو غیر قانونی قرار دے دیا۔ وہ برطانیہ میں پیدا ہوئی اور آسٹریلیا میں پروان چڑھی۔ ان کا تعلق ون نیشن پارٹی سے ہے اور وہ اس پارٹی کی اکلوتی سینیٹر ہیں۔

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 24- جون- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 24 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 39 درجے سنٹی گریڈ
25-جون- غروب آفتاب- 21-7
26-جون- طلوع فجر- 21-3
26-جون- طلوع آفتاب 02-5

مجاہدین آزادی کی کامیابیاں

مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین نے چوٹیوں پر قبضہ جاری رکھنے کے ساتھ مزید کئی دیہات پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ مجاہدین نے بلندیوں سے اتر کر بٹالک پہاڑی سلسلہ میں بنگویم 'گر گادو اور منتوڈھولو کے علاقے سے بھارتی فوج کو مار بھگایا۔ سری نگر سے 93 کلومیٹر دور ایک اور محاذ کھل گیا۔ مجاہدین کی حمایت میں اہل کشمیر نے زبردست مظاہرے کئے۔ سری نگر میں بھارتی پولیس اشک آور گیس کے گولوں اور لاٹھیوں سے مظاہرین پر پل پڑی۔ تازہ جھڑپوں میں مجاہدین نے 163 بھارتی فوجی ہلاک کر دیئے 322 زخمی ہوئے۔ 9 لاپتہ ہیں۔

سیالکوٹ بارڈر پر فوجیں تیار

سیالکوٹ کے بارڈر پر پاکستان اور بھارت کی فوجیں ایک دوسرے کے آمنے سامنے حالت جنگ میں تیار ہیں۔ بھارت نے توپوں کا رخ پاکستان کی طرف کر دیا۔ مزید 30 ہزار تازہ دم فوج تعینات کر دی۔ پاکستانی فوج بھی چاک و چوبند کھڑے ہیں۔ پاک فوج کے ترجمان نے کہا کہ جنگ کا دارومدار بھارت پر ہے۔

دشمن ہمیں تیار پائے گا

پاک فوج کے ترجمان نے کہا ہے کہ اگر کنٹرول لائن پار کی گئی تو دشمن ہمیں تیار پائے گا۔ بڑے پیمانے پر بھارتی فوجی تیاریاں پاکستان کو دھمکانے کا حربہ ہیں۔ فوری طور پر کسی بڑی جنگ کا خطرہ نہیں۔ تاہم بین الاقوامی سرحدوں پر کسی بھی مہم جوئی کا بھرپور جواب دیں گے۔ اب تک کی لڑائی میں بھارت کے چار سو سے زائد فوجی مارے جا چکے ہیں۔ 750 زخمی ہیں۔ جبکہ پاکستان کے صرف 76 فوجی شہید اور 80 زخمی ہوئے ہیں۔

پاکستانی جنگی جہازوں کا گشت

پاکستانی جنگی جہازوں نے بحیرہ عرب میں گشت شروع کر دیا ہے۔ کراچی کی بندرگاہ، تیل صاف کرنے والے کارخانوں، لاہور کے بین الاقوامی ہوائی اڈے اور دوسری اہم تنصیبات پر طیارہ شکن توپیں نصب کر دی گئی ہیں۔

امریکی جنرل اور نائب وزیر خارجہ کا دورہ پاکستان

امریکی سنٹرل کمانڈ کے کمانڈر انچیف جنرل انتھونی زینی اور امریکی نائب وزیر خارجہ کمسن پاکستان کے دورے پر آ رہے ہیں۔ وہ پاک بھارت کشیدگی کے تناظر میں پیدا شدہ صورت حال کی روشنی میں بات چیت کریں گے۔ دفتر خارجہ نے علاقہ میں پائی جانے والی کشیدگی کو دور کرنے اور مسئلہ کشمیر کے حل کی کوششوں کا خیر مقدم کیا ہے۔

جسٹس اللہ نواز نے حلف اٹھالیا

لاہور ہائی کورٹ کے قائمقام چیف جسٹس کے طور پر جسٹس اللہ نواز نے حلف اٹھالیا۔ ان سے سینئر جج جسٹس فلک شیر بھی تقریب افتتاح میں موجود تھے۔ جسٹس اللہ نواز نے کہا کہ میں بیانات دینے سے گریز کروں گا۔ سینئر وکلاء نے تقریب کا بائیکاٹ کیا۔

حکومت کا غور

حکومت پاکستان جسٹس اللہ نواز کو مستقل طور پر لاہور ہائی کورٹ کا چیف جسٹس مقرر کرنے پر غور کر رہی ہے۔ سنیارٹی کو نظر انداز کئے جانے کے بارے میں جب وزیر اعلیٰ شہباز شریف سے سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ یہ سوال میری بجائے صدر سے کریں۔

نجم سیٹھی کو روک دیا گیا

ہفت روزہ فرائیڈے ٹائمز کے ایڈیٹر نجم سیٹھی کو لندن جانے سے روک دیا گیا۔ ہوائی اڈے پر ان کا پاسپورٹ بھی ضبط کر لیا گیا۔ وہ آزادی صحافت کے بارے میں کانفرنس میں شرکت کرنے لندن جا رہے تھے۔

اربن ٹرانسپورٹ سکیم

وزیر اعلیٰ پنجاب یکم جولائی سے اربن ٹرانسپورٹ سکیم کا افتتاح کریں گے۔ لاہور میں اس سکیم کے تحت جدید ترین بسیں شہری روٹس پر چلائی جائیں گی۔

فیڈرل بورڈ کا نتیجہ

وفاقی بورڈ کے میٹرک کے نتیجہ کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ کامیابی کا تناسب 64 فیصد رہا۔

مقابلے میں 4 ڈاکو ہلاک

تلمبہ میں تھانے سے فرار ہونے والے 4 ڈاکو ہلاک کر دیئے گئے۔ چونیاں میں دو اشتہاری بھائی بھی مارے گئے۔

گرمی کا توڑ

سمر ٹانک Summer Tonic گرمی کی شدت میں Heat Strock لو لگنے کا موثر علاج اور بچاؤ کیلئے مفید دوا ہے۔ قیمت -/20 روپے

کیور یٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ پاکستان

فون 771 (04524), 213156 (04524)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں اعلیٰ زیورات خریدنے کے لئے معروف نام

الرّحیم جیولرز حیدری اور الرّحیم نسو جیولرز حیدری

اور اب

الرّحیم سیون سٹار جیولرز

مین کلفٹن روڈ

مہران شاپنگ سینٹر
کہکشاں بلاک نمبر 8
کلفٹن کراچی
فون 0231-664 - 5874164